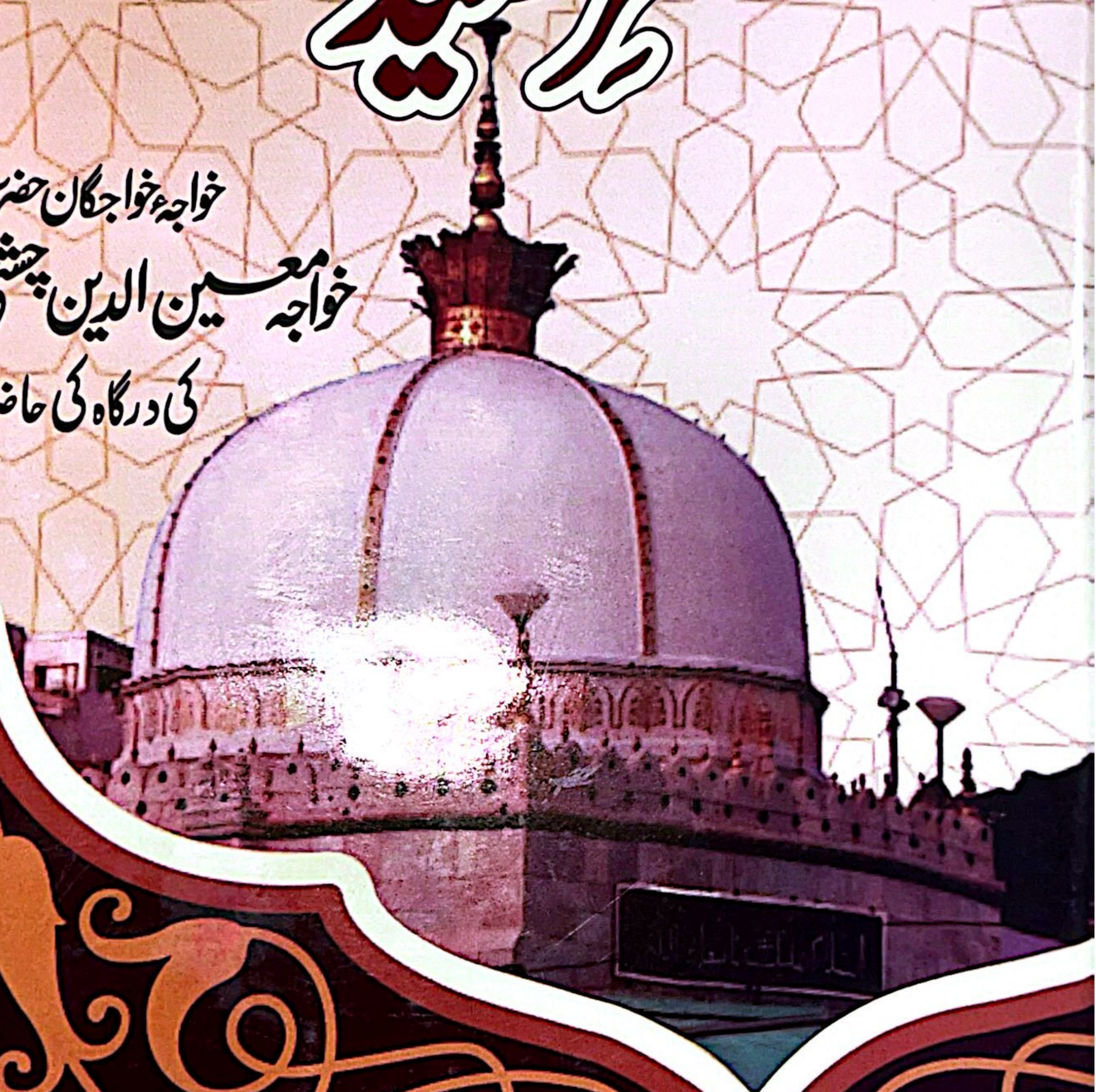
سفرِ عقیدت

خواجۂ خواجگان حضرت

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

کی درگاہ کی حاضری



پروفیسر صاحبزادہ راشد مسعود کلیامی

زیر اہتمام
الصابریہ
مورت

سال اشاعت (بار اول) 2008ء
سال اشاعت (بار دوم) 2024ء

مراکز ترسیل
صابری آستانہ
کلیام شریف، تحصیل گوجر خان، راولپنڈی
کھیری مورت تحصیل فتح جنگ، اٹک



پریم نگر کی راہ کٹھن ہے......

تاثرات بر کتاب "سفرِ عقیدت"

کتاب "سفر عقیدت" کا نسخہ جو ایک سفر نامہ کی صورت میں تحریر ہوا ہے موصول ہوا۔ یہ کتاب مبارک سرزمینِ ہند جہاں سے میر عرب کو ٹھنڈی ہوا آئی تھی اُس کے ایک عظیم روحانی و تاریخی شہر "اجمیر شریف" میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی ثم اجمیری کے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات میں وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی طرف سے جولائی 2008ء کے قافلے میں شریک جناب صاحبزادہ پروفیسر راشد مسعود کلیامی صاحب زیب سجادہ صابری آستانہ مورت (تحصیل فتح جنگ، اٹک) بھی اپنے والد گرامی حضرت خواجہ میاں محمد عارف چشتی صابری کلیامی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے چند احباب کے ہمراہ شریک ہوئے اور پھر واپسی پر اس سفرِ مبارک کی کیفیات، روح پرور مناظر اور اپنے ذاتی مشاہدات کو کتاب "سفرِ عقیدت" میں سمو دیا جو لائقِ مطالعہ بھی ہے اور آئندہ جانے والے زائرین کے لئے مشعل راہ بھی ثابت ہوگا۔

جناب صاحبزادہ راشد مسعود کلیامی صاحب اس علمی وادبی کاوش پر مبارکباد کے مستحق ہیں اللہ کرے زورِ کرم اورزیادہ۔

کتاب سفرِ عقیدت کا مرکزی مضمون توعرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہے۔لیکن صاحبِ کتاب نے اس میں شہر دلی اور اجمیر شریف میں موجود اہم ترین اولیاء کاملین کے آستانوں اور تاریخی مقامات کا تذکرہ بھی شامل کردیا ہے۔

محبوب کے قدموں میں پہنچنے کے لئے اس کے کوچہ کے کٹھن راستوں کو عبور کرنا ہی پڑتا ہے۔تو یہی حال ہمارے دوممالک کا ہے کہ زائرین کو بھی کئی مشکل ترین طریقہ کار سے گزرنا پڑتا ہے اور صبر کے طویل امتحان کے بعد پھر محبوب کے کوچے کی طرف روانگی ہوتی ہے۔مثال کے طور پر ویزہ لگ گیا ہے یا پھر اُسے طویل انتظار کے بعد گھر جانا ہوگا اس کے علاوہ حصول پاسپورٹ اور دیگر اہم سفری لوازمات کا حصول بھی ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے اور پھر ساتھ صبر کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔

ہمارے محترم جناب صاحبزادہ راشد مسعود کلیامی صاحب کی نسبت سلسلہ صابریہ سے ہے جسکی ابتداء ہی صبر سے شروع ہوتی ہے۔کیونکہ اس بارے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

واعلم أن فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا وان النصر مع الصبر وأن الفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا (مسند احمد، الجزء ۱/۳۰۷)

یعنی جان لو کہ بے شک ناپسندیدہ چیز پر صبر کرنے میں تمہارے لیے بہت بھلائی ہے۔اور کامیابی صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی مشقت کے ساتھ ہے۔اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

سو صاحبزادہ صاحب نے اپنے احباب کے ہمراہ حاجی کیمپ، پاکستانی بارڈر اور پھر انڈین بارڈر کے تمام مراحل صبر و تحمل سے برداشت کیے اور پھر اسکے بعد محبوب کی طرف سفر کی ابتداء ہو گی کیونکہ

پریم نگر کی راہ کٹھن ہے
سنبھل سنبھل کر چلا کرو

جولائی 2008ء کا یہ قافلہء عشق و محبت بذریعہ ٹرین دہلی روانہ ہو رہا ہے۔ دہلی آمد کے بعد مختصر قیام اور پھر صابری قافلہ تیار ہو کر شہر دہلی میں موجود مزارات مبارکہ پر حاضری کے لئے روانہ ہو جاتا ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے دہلی کے مزارات مبارکہ اور تاریخی مقامات کو بھی تفصیل سے سفرِ عقیدت کا حصہ بنایا ہے۔ حوض شمسی جو ایک متبرک و تاریخی مقام ہے اُسکی تفصیل بھی موجود ہے۔ حضرت ابو عبداللہ الطنجی المعروف ابن بطوطہ نے بھی حوض شمسی کا تذکرہ "عجائب الاسرار" میں کیا ہے۔

دہلی کے مقامات مقدسہ پر حاضری کے شرف کے بعد زائرین کا قافلہ دہلی سے اجمیر شریف عرس کی تقاریب میں شرکت کے لئے بذریعہ ٹرین روانہ ہوتا ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ راشد مسعود کلیامی صاحب نے شہر اجمیر میں موجود دوسری زیارات مقدسہ کے ذکر سے اپنی تصنیف "سفرِ عقیدت" کو مزین و معطر کیا ہے۔ عرس مبارک کی تقاریب میں حاضری اور الوداعی زیارت کے بعد دہلی اور پھر دہلی سے لاہور واپسی ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام قافلے والوں کی حاضری کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین

اس سفرِ مقدس سے واپسی پر صاحبزادہ صاحب کے قلم میں جنبش پیدا ہوئی تو

پھر آپ نے ان تمام احوال کو سفرِ عقیدت کی صورت میں منتقل کر دیا۔ اس بندہ کے وجدان کے مطابق آپ اس سفر کے بعد کئی اور اسفار مبارکہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ میری جناب سے مؤدبانہ درخواست ہوگی کہ ان تمام اسفار مبارکہ کی تفاصیل کو بھی ضبطِ تحریر میں لائیں تا کہ عوام الناس بالعموم اور آپ کے حلقہ مریدین، معتقدین اور دوست احباب بالخصوص ان معلومات سے نہ صرف مستفیض ہوں بلکہ اُن کے لئے ایک راہ مستقیم متعین ہو جائے اور دوسرا سفرِ زیارات مقدسہ کو جاری وساری رکھیں۔

فارسی زبان کا ایک قول ہے:

"سفر کردن یکی از بزرگترین لذت ہائے زندگی است"

کہ سفر اختیار کرنا زندگی کی سب سے بڑی خوشیوں میں سے ایک ہے۔

اپنے ان بے ربط و بے ترتیب کلمات کا اختتام خواجہ حیدر علی آتش کے اس شعر سے کرتا ہوں

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

آپ کا مخلص

افتخار احمد قادری

خادم درود وسلام ودلائل الخیرات

مصنف کتاب زیارات مقدسہ وسفر نامہ نگار

افشاں کالونی راولپنڈی

بروز سوموار شریف

15 جولائی 2024ء